ظفر اقبال

(حالاتِ زندگی)

ظفر اقبال ۲۷ ستمبر ۱۹۳۲ء کو پاکستان کے شہر اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔ پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے۔ مختلف اخبارات میں مضامین اور کالم لکھتے رہے۔ ظفر اقبال موجودہ عہد میں اُردو غزل کا ایسا درخشاں ستارہ ہیں جس کے بغیر اس عہد کی پہچان ممکن نہیں۔ اُردو غزل کے منظر نامے پر ظفر اقبال کے ظہور کو تخلیقی آتش فشاں کے پھٹ پڑنے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ جس کی شرر افشانی بعد میں بھی جاری رہی۔ جب چنگاریاں اُڑ رہی ہوں تو تنقید کا دامن جھلس بھی سکتا ہے۔ ظفر اقبال کے معاملے میں کچھ ایسا ہی ہوا۔

غزل کی روایت اُردو میں فارسی کے بہت بعد کی ہے لیکن اس کا آسمان کیسے کیسے چاند ستاروں سے سجا ہوا ہے۔ گرانچی کا کہنا ہے کہ کسی بھی تخلیق کو اپنی جگہ بنانے کے لیے یا کسی بھی نئی تخلیقی آواز کو اپنی گنجائش پیدا کرنے کے لیے ایک پورے سلسلے کو بے دخل کرنا پڑتا ہے۔ اُنہیں حکومت پاکستان کی جانب ہلالِ امتیاز اور تمغہ حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔

ظفر اقبال کے بے پناہ زورِ بیان اور خوش کلامی نے کچھ ایسا ہی کارنامہ سرانجام دیا کہ ان سے بیگانے تو ناخوش تھے ہی، اپنے بھی کچھ زیادہ خوش نہیں۔ اگر ماضی میں وہ لسانی تشکیلات کے رطب و یابس کو جھیل گئے ہیں تو معاصرانہ سنسناہٹوں کا خار و خش بھی ان کے آڑے آنے والا نہیں۔

ان کا پہلا شعری مجموعہ ''آبِ رواں'' کے نام سے چھپا تھا۔ بعد میں ''گلِ آفتاب، اب تک اور غبار آلود سمتوں کا سراغ'' وغیرہ چھپے۔ انہوں نے اُردو غزل میں نئے نئے تجربات کیے۔ عام طور پر انہوں نے اپنی شاعری میں دوسری علاقائی زبانوں کے الفاظ کا استعمال کیے۔ خصوصاً ''گل آفتاب'' میں انہوں نے عُروج اور روایتی انداز سے ہٹ کر لسانی تجربات کیے۔ وہ لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔

غزل

(ظفر اقبال)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو ظفر اقبال کی شاعری سے واقفیت دلانا ۲۔ ظفر اقبال کی غزل میں انفرادیت تلاش کرنا۔
۳۔ جدید اُردو غزل میں ظفر اقبال کا مقام بتانا۔

خاص الفاظ و تراکیب: خوابِ خاک ۔ نیام ۔ زاویے ۔ لرزنا ۔ فلک بہ فلک ۔ ہوسِ خام ۔ آبِ رواں ۔ درو بام

بکھری ہوئی فلک بہ فلک شام ہے کوئی
آنکھوں میں شعلہ ہوسِ خام ہے کوئی

ہلتے ہیں زاویے تو لرزتا ہوں میں بھی ساتھ
آبِ رواں پہ عکسِ در و بام ہے کوئی

اتنے ہجوم میں کسے ڈستا ہے دیکھیے
سبزے پہ سرسراتا ہوا نام ہے کوئی

تلوار ایسے اُس کے بدن میں اُتار دی
جیسے کہ آدمی نہیں وہ نیام ہے کوئی

اس طرح خوابِ خاک میں اُلجھا ہوں اے ظفؔر
گویا زمین ذرّہ نہیں دام ہے کوئی

(گلافتاب)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) شاعر شعلہ ہوسِ خام سے کیا مُراد لیتے ہیں؟

ب) تیسرے شعر میں شاعر کیا بتانا چاہتا ہے؟

ج) شاعر خوابِ خاک میں کیوں اُلجھا ہے؟

د) زاویوں کے لرزنے سے شاعر کس طرح لرزتا ہے؟

ہ) غزل میں استعمال ہونے والی تراکیب کی نشان دہی کریں۔

۲۔ غزل کے اشعار کے مطابق دُرست جواب کی نشان دہی کریں۔

الف) چوتھے شعر میں شاعر نے استعمال کیا ہے۔

i) تلمیح ii) استعارہ iii) تشبیہ iv) تشبیہ واستعارہ دونوں

ب) نصاب میں شامل ظفر اقبال کی غزل اُس کی کتاب میں شامل ہے۔

i) تفاوت ii) عیب وہنر iii) گل آفتاب iv) نسخہ ہائے وفا

ج) غزل میں لفظ ''کوئی'' استعمال ہوا ہے بطور

i) ردیف ii) استعارہ iii) قافیہ iv) تشبیہ

د) شام، خام، بام وغیرہ جیسے الفاظ غزل میں استعمال ہوئے ہیں بطور:

i) ردیف ii) قافیہ iii) مطلع iv) مقطع

ہ) ''خوابِ خاک'' قواعد کی رُو سے ہے۔

i) مرکب اضافی ii) مرکب توصیفی iii) مرکب عددی iv) مرکب عطفی

۳۔ غزل کے اشعار کے مطابق درج ذیل خالی جگہیں درست الفاظ سے پُر کریں۔

الف) اتنے ہجوم میں کسے .... ہے دیکھیے (ڈستا ۔ کاٹتا ۔ پٹتا)

ب) تلوار ایسے اُس کے بدن میں............ دی۔ (اتار ۔ مار ۔ گھونپ)

ج) اس طرح خواب............ میں اُلجھا ہوں اے ظفر (خاک ۔ خرگوش ۔ عیش)

د) آنکھوں میں شعلہ ہوس .... ہے کوئی (بام ۔ خام ۔ تام)

ہ) ہلتے ہیں .... تو لرزتا ہوں میں بھی ساتھ (زاویے ۔ فاصلے ۔ ہونٹ)

۴۔ غزل کے مطابق درج ذیل اشعار مکمل کریں۔

....

الف) .... عکسِ درو بام ہے کوئی

آبِ رواں پہ ....

ب) .... سرسراتا ہوا نام ہے کوئی

سبزے پہ ....

ج) .... نیام ہے کوئی

جیسے کہ آدمی نہیں وہ ....

د) .... نہیں دام ہے کوئی

گویا زمین ذرّہ

ہ) بکھری ہوئی فلک پہ فلک شام ہے کوئی

....

۵۔ غزل کے آخری تین اشعار کی تشریح کریں۔

۶۔ درج ذیل کی مختصر وضاحت کریں۔

نیام۔خوابِ خاک۔آبِ رواں۔عکسِ درو بام

۷۔ غزل میں بیان کیے گئے شاعر کے خیالات سے آپ کس حد تک اتفاق یا اختلاف کرتے ہیں اور کیوں؟

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے کسی مشاعرے کی روداد تحریر کروائیں۔

۲۔ کمرۂ جماعت میں ظفر اقبال کی چند اور غزلیں سنوائی جائیں۔

اشارات سبق

۱۔ طلبہ کو ظفر اقبال کی شاعری سے متعارف کروائیں۔

۲۔ ظفر اقبال کی غزل میں انفرادیت بتائیں۔

۳۔ جدید اُردو غزل میں ظفر اقبال کے مقام سے آگاہ کریں۔